پاپولزم کا سراب اور کٹھ پتلی راج کا عبرت ناک انجام

عمران خان کی سیاست کا زوال

ابوحیان سعید



پاپولزم کا سراب اور کٹھ پتلی راج کا عبرت ناک انجام:
عمران خان کی سیاست کا زوال

ابو حیان سعید
16 مئ 2026

پاکستان کی معاصر سیاست کا سب سے بڑا المیہ یہ رہا ہے کہ یہاں عوامی مقبولیت کو اکثر حکمرانی کی صلاحیت کا متبادل سمجھ لیا جاتا ہے۔ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان کو بلا شبہ ملک کے ایک بہت بڑے حصے میں پاپولسٹ (populist) تائید حاصل رہی ہے، لیکن تاریخ گواہ ہے کہ جب بیانیے کا زمینی حقائق سے ٹکراؤ ہوتا ہے تو بڑے سے بڑا بت بھی پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اپوزیشن میں رہ کر کروڑوں عوام کو جو خواب "دکھائے" گئے تھے، اقتدار میں "ہونے" کے عمل نے ان کی قلعی کھول دی۔ سچائی یہ ہے کہ ہوم ورک سے عاری پالیسیوں، اپنے گرد موجود کرپٹ مافیا (ناکام بینکرز، اینگرو مافیا ، آئ پی پیز کارٹلز ، بوڑھے کنواروں ، عظیم سیاسی لوٹوں ، شوگر مافیا ، لینڈ مافیا) کے تحفظ اور عسکری اسٹیبلشمنٹ کی کٹھ پتلی بن کر حکومت کرنے کے باوجود عمران خان ڈیلئور نہ کر سکے اور ملکی فوجی مقتدرہ اور بین الاقوامی اسٹیبلشمنٹ کے لیے یکسر ناکارہ (useless) ثابت ہو چکے ہیں، اور اب عالمی سطح پر ان کی واپسی کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔

اب ہو کیا رہا ھے اور کیا ھونے والا ھے اس پر مرحلہ وارنظر ڈالتے ھیں --

۱۔ اسٹیبلشمنٹ کی کٹھ پتلی اور ہائبرڈ نظام کا عبرت ناک انجام

عمران خان کا ساڑھے تین سالہ دورِ حکومت کسی آزاد سویلین لیڈر کا عہد نہیں تھا، بلکہ وہ پاکستان کی تاریخ کے بدترین اور سب سے کمزور "ہائبرڈ نظام" کا چہرہ تھے۔ وہ اسٹیبلشمنٹ کے کندھوں پر بیٹھ کر اقتدار کے ایوانوں تک پہنچے اور ایک کٹھ پتلی کی طرح ڈوریاں ہلانے والوں کے اسکرپٹ پر عمل کرتے رہے اور عوام کے لیئے کچھ خاص ڈیلئور نہی کر پائے۔

بیساکھیوں پر قائم راج: تحریک انصاف کے پاس پارلیمنٹ میں کبھی اکثریت نہیں تھی، یہ عسکری اسٹیبلشمنٹ ہی تھی جو اتحادیوں کو ہانک کر لاتی، بجٹ پاس کرواتی اور

کپتان کی گرتی ہوئی حکومت کو سہارا دیتی تھی۔ جیسے ہی فوجی مقتدرہ نے خود کو "نیوٹرل" کیا، یہ پورا سیاسی محل ریت کی دیوار کی طرح ڈھے گیا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ حکومت اپنے بل بوتے پر قائم ہی نہیں تھی۔

تعیناتیوں میں بے بسی: وزیرِ اعظم ہاؤس میں بیٹھنے کے باوجود اصل طاقت کہیں اور تھی۔ کابینہ میں ٹیکنو کریٹس کی شکل میں اسٹیبلشمنٹ کے چلے ہوئے ٹھس پھس مہرے فٹ کیے گئے اور اکتوبر 2021 میں ڈی جی آئی ایس آئی (DG ISI) کی تعیناتی کے تنازع پر کپتان کی نام نہاد خود مختاری کا جنازہ نکل گیا، جہاں انہیں مقتدرہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔

2.. ہوم ورک کی کمی اور پالیسیوں کا فکری افلاس

عمران خان بنیادی طور پر صرف ایک پولیٹیکل موبلائزر (عوام کو متحرک کرنے والے) ہیں، جن کے پاس معیشت، خارجہ امور یا مقامی گورننس کا کوئی ٹھوس روڈ میپ کبھی تھا اور نہ ہو گا۔ ان کا پورا نظام محض وقتی جذباتی نعروں اور یو ٹرنز پر چلتا رہا۔

معاشی ناتجربہ کاری کا خمیازہ: اقتدار سے پہلے اسد عمر جیسے نام نہاد معیشت دانوں نے خان صاحب کو یہ پٹی پڑھائی کہ چونکہ نواز شریف کے دور میں ڈالر 98 روپے کا تھا، اس لیے کرپشن ختم ہوتے ہی یہ دوبارہ 60 روپے پر آ جائے گا۔ لیکن حقیقت سامنے آتے ہی تحریک انصاف کا معاشی غبارہ پھٹ گیا اور ملکی تاریخ کی سخت ترین شرائط پر آئی ایم ایف (IMF) کے آگے گھٹنے ٹیکنے پڑے . خان صاحب نے کبھی اسد عمر سے یہ تک نہی پوچھا کہ 98 روپے والا ڈالر 60 روپے پر کس میکنزم کے تحت آۓ گا ؟

خارجہ اور داخلی ناکامی: خارجہ محاذ پر ملائیشیا سمٹ میں سعودی عرب کے دباؤ پر نہ جانا اور آخری دنوں میں "سائفر" کا جھوٹا بیانیہ گھڑ کر سب سے بڑے شراکت دار (امریکہ) سے تعلقات بگاڑنا سفارتی ناپختگی کی انتہا تھا۔ داخلی سطح پر پنجاب کو عثمان بزدار جیسے نااہل شخص کے حوالے کر کے پورے صوبے کی گورننس کو مفلوج کیا گیا۔

3 . احتساب کا تضاد: ناک کے نیچے کھلی کرپشن

عمران خان نے26 سالوں جس "کرپشن کے خاتمے" کا راگ الاپا، اقتدار میں آتے ہی وہ محض سیاسی مخالفین سے انتقام کا زبانی کلامی نعرہ ثابت ہوا۔ ان کی اپنی ناک کے نیچے ان کے قریبی ساتھیوں نے لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا تھا جس پر کپتان نے آنکھیں بند کیے رکھیں۔

فرح گوگی اور بشریٰ بی بی کا نیٹ ورک: پنجاب کی پوری بیوروکریسی کی ٹرانسفر پوسٹنگز فرح گوگی کے اشارے پر ہوتی تھیں اور اس کے عوض اربوں روپے کی رشوت وصول کی گئی، جس سے ان کے اثاثوں میں راتوں رات اربوں کا اضافہ ہوا۔

شہزاد اکبر اور القادر ٹرسٹ اسکینڈل: احتساب کا راگ الاپنے والے شہزاد اکبر کی نگرانی میں برطانوی ایجنسی سے آنے والے190 ملین پاؤنڈ (6060 ارب روپے) کو ایک بند لفافے کے ذریعے ملک ریاض کے بحریہ ٹاؤن کیس کے جرمانے میں ایڈجسٹ کیا گیا اور اس کے عوض القادر ٹرسٹ کے نام پر زمینیں بٹوری گئیں۔

زلفی بخاری اور مانیکا خاندان: راولپنڈی رنگ روڈ اسکینڈل میں مخصوص ہاؤسنگ سوسائٹیز کو فائدہ پہنچانے کے لیے نقشہ تبدیل کیا گیا، جبکہ دوسری طرف ابراھیم مانیکا اور مانیکا خاندان پنجاب کی انتظامیہ کو اپنے ذاتی پروٹوکول اور مفادات کے لیے استعمال کرتا رہا ۔ یہ وھی زلفی بخاری ، ابراھیم مانیکا اور شہزاد اکبر تگڈم ھے جس نے توشہ خانہ کی اشیا فروخت کیں ، کروڑوں ڈالرز کمائے اور عمران خان اپنی اکڑفوں میں خود پر الزام لیتے رھے کہ میری چیزیں تھیں میں نے فروخت کر دیں ۔

4 .. بین الاقوامی اسٹیبلشمنٹ کے لیے یکسر غیر اہم (Useless)

عالمی طاقتیں کسی ملک کے اندرونی مقبولیت کے ڈراموں کو نہیں، بلکہ اپنے ٹھوس جیو پولیٹیکل اور معاشی مفادات کو دیکھتی ہیں۔ موجودہ بین الاقوامی مقتدرہ کے لیے عمران خان کی کوئی سیاسی افادیت باقی نہیں رہی کیونکہ موجودہ رجیم ان کے تمام ایجنڈوں کو زیادہ یکسوئی سے آگے بڑھا رہا ہے۔

چین کو فری ہینڈ: چین نے پاکستان کو بھارت کے خلاف ایک مضبوط فضائی قوت (Air Force) بنا دیا ہے، جہاں جے-10 سی، جے ایف17 بلاک فور اور پانچویں نسل کے جے-20 اسٹیلتھ طیاروں کی فراہمی سے دفاعی توازن برقرار رکھا گیا ہے۔ عمران خان

کے دور میں سی پیک کی سست روی کے برعکس موجودہ رجیم نے چین کو مکمل "فری ہینڈ" اور سیکیورٹی کی ضمانت دی ہے، جو بیجنگ کو سب سے زیادہ سوٹ کرتا ہے۔

امریکہ، سعودیہ اور ایران کا اطمینان: امریکہ کے لیے موجودہ سیٹ اپ سیکیورٹی اور جوہری اثاثوں کے تحفظ کے لحاظ سے ایک قابلِ پیش گوئی (predictable) پارٹنر ہے۔ سعودی عرب کو اپنی سلامتی کے لیے پاکستان کی عسکری اسٹیبلشمنٹ کی ٹھوس ضمانت حاصل ہے، جبکہ ایران کو اپنی مشرقی سرحد کے تحفظ کے لیے موجودہ مضبوط عسکری کنٹرول پر پورا بھروسہ ہے۔

حاصلِ کلام

عمران خان کی سیاست یہ ثابت کرتی ہے کہ "دیکھنے اور ہونے میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے"۔ کنٹینر پر کھڑا انقلابی لیڈر جب اقتدار کی کرسی پر بیٹھا تو وہ اسٹیبلشمنٹ کی ایک لاچار کٹھ پتلی، معاشی طور پر نااہل اور اپنے اردگرد موجود کرپٹ مافیا کا محافظ ثابت ہوا۔ اب جبکہ آئی ایم ایف، امریکہ، چین اور سعودی عرب کے مفادات موجودہ رجیم کے استحکام اور پالیسیوں کے تسلسل سے جڑے ہوئے ہیں، تو بین الاقوامی اسٹیبلشمنٹ کے لیے عمران خان کی حیثیت صفر ہو چکی ہے۔ دنیا کو اب ایک ایسے ناتجربہ کار، جارحانہ اور غیر متوقع پاپولسٹ لیڈر کی کوئی ضرورت نہیں جو اپنے ذاتی بیانیے کے لیے ملک کے معاشی اور سٹریٹجک تعلقات کو داؤ پر لگا دے ۔ اب پاکستان میں ھوشربا مہنگائ ھو ، موجودہ رجیم چینج ملٹری اسٹیبلشمنٹ عوام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے ، بجلی گیس ھو نہ ھو ، معشوقاؤں کو گلف اسٹریم جیٹ دیئے جائیں ، این ایف سی ایوارڈ میں ملنے والے اربوں ڈالر سندھ حکومت بیرون ملک منتقل کر دے ، پورا پاکستان عمران خان کو ووٹ دے ، بین الاقوامی اسٹیبلشمنٹ کو اس کی کوئ پرواہ نہی ھے ۔